از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 1964 جولائی 24

کے ہو چی گوڈر

بنامِ

رچوب داس فتحی مولی، اور کمپنی

(کے سباراؤ اور این راج گوپال آئینگر، جسٹسز)

مدراس زرعی ریلیف ایکٹ-- ایکٹ کے نفاذ کے بعد واجبالادا قرض -حتمی ڈگری- اسکیلنگ ڈاؤن- مدراس ایگریکلچرسٹ ریلیف ایکٹ، 1938 (مدراس 4 سال 1938)، ذیلی دفعات 13، 19۔

مدعا علیہ، جو 15 فروری، 1945ء کو درخواست گزار کی جانب سے سود کے ساتھ ادا کی جانے والی ایک مخصوص رقم کے لئے انجام دیئے گئے رہن نامہ کا ذمہ دار تھا، نے سود کے ساتھ رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ مقدمہ ایک سمجھوتے میں ختم ہوا جس کے تحت ایک ڈگری منظور کی گئی تھی اور حکم نامے کی طرف کچھ ادائیگیاں کی گئیں۔ مقررہ وقت میں مدعا علیہ نے حتمی حکم نامے کی منظوری کے لئے پیش قدمی کی۔ درخواست گزار نے مدراس زرعی ریلیف ایکٹ کے تحت قرض کو کم کرنے کے لئے درخواست دی۔ مدعا علیہ نے اس درخواست کے خلاف دائر اپنے اعتراضات میں دلیل دی کہ چونکہ قرض کو کم کرنے کی کوشش ایکٹ کے آغاز کی تاریخ کے بعد کی گئی تھی، لہذا اس حکم نامے کو ایکٹ کی دفعہ 19 (2) کے تحت کم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ماتحت جج نے اعتراض کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ قانون کی دفعہ 13 کے تحت قرض کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ رضامندی کے حکم نامے کی منظوری سے پہلے سود کو کم کرنے کا قانونی حق پیش نہیں کیا گیا تھا، لہذا حتمی فرمان کی کارروائی کے مرحلے میں حکم نامے کو کم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 19 (2) کا اطلاق صرف ان قرضوں پر ہوتا ہے جو ایکٹ کے آغاز میں ادا کیے جاتے ہیں اور اس لیے حکم نامے کو کم کرنے کی

درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔سرٹیفکیٹ کے ذریعہ اپیل پر۔

حکم ہوا: دفعہ 7، 8، 9 اور 13 مختلف حالات میں کسانوں کے قرضوں کو کم کرنے کے اصول فراہم کرنے والے حصوں کا ایک گروپ تشکیل دیتے ہیں۔قرض کو اس کے سلسلے میں مناسب کارروائی میں کم کیا جاسکتا ہے۔لیکن ایسے قرضوں کے معاملے میں جو ڈگریوں میں تبدیل ہو چکے ہیں، سیکشن 19 (1) اور (2) صرف ایکٹ سے پہلے لیے گئے قرضوں کے سلسلے میں فرمان کو دوبارہ کھولنے کے لئے ایک خصوصی طریقہ کار مقرر کرتے ہیں۔ مدراس زرعی ریلیف ایکٹ نافذ ہونے کے بعد لیے گئے قرضوں کے سلسلے میں دیے گئے احکامات کو دوبارہ کھولنے کا اہتمام نہیں کرتا ہے، اور قابل فہم وجوہات کی بنا پر اس طرح کے احکامات کے سلسلے میں راحت خاص طور پر صرف شرح سود میں رعایت تک محدود ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1962 کی دیوانی اپیل نمبری 80۔

مدراس ہائی کورٹ کے 19 دسمبر 1957 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف 1956 کی C.M اپیل نمبر 303 میں اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، وی رتنم اور آر گنپتیا یر شامل ہیں۔

جی ایس پاٹھک اور آر تھیاگ راجن، جواب دہندہ کے لیے 24 جولائی، 1964

عدالت کا فیصلہ جسٹس سُبا راو نے سنایا۔

سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل یہ سوال اٹھاتی ہے کہ کیا مدراس زرعی ریلیف ایکٹ 1938 (1938 کا ایکٹ 4) کے بعد نافذ کیے گئے قرض کو نافذ کرنے کے لئے مقدمے میں حاصل کردہ حکم نامے کو بنیادی ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت کم کیا جاسکتا ہے۔

حقائق کچھ اس طرح ہیں: 15 فروری، 1964 کو اپیل کنندہ اور 4 دیگر لوگوں نے کاورلال چورڈیا کے حق میں 2,00,000 روپے کی رقم پر رہن نامہ پر عمل کیا، جو تین

سال بعد 9 فیصد سالانہ سود کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔ 24 جنوری 1946ء کو گروی رکھنے والے نے مدعا علیہ کے حق میں مذکورہ رہن دے دیا۔ اس کے تحت اصل اور سود کی مد میں کچھ ادائیگیاں کی گئیں۔ 28 فروری 1950ء کو مدعا علیہ نے O.S نمبری 55 سال 1950 کے نام سے ایک مقدمہ دائر کیا جس میں 0-8-198487 روپے کی وصولی کے لئے نیلگریس، اوٹا کامنڈ کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا، جس میں 1,50,000 روپئے کی وصولی کی گئی تھی۔ مقدمہ 21 دسمبر 1950 کو ایک سمجھوتے پر ختم ہوا، جس کے تحت اصل رقم کی مد میں 1,50,000 روپے کا حکم جاری کیا گیا، جس میں سود اور مزید سود 9 فیصد سالانہ اور اخراجات شامل تھے، بشرطیکہ مخصوص اقساط میں ادائیگی کی صورت میں کچھ رعایتیں دکھائی جائیں۔ اس کے بعد، حکم نامے کی طرف کچھ ادائیگیاں کی گئیں۔ بعد ازاں مدعا علیہ نے حتمی حکم نامے کی منظوری کے لیے سال 1953ء کا IA نمبر 382 دائر کیا۔ 24 جون 1955 کو درخواست گزار نے قرض کو کم کرنے کے لئے سال 1955 کے OP نمبر 24 میں عرضی دائر کی۔ مدعا علیہ نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ مذکورہ درخواست کے خلاف دائر اپنے اعتراضات میں دلیل دی کہ چونکہ قرض کو کم کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ 22 مارچ 1938 کے بعد لیا گیا تھا۔ جو بنیادی ایکٹ کے آغاز کی تاریخ ہے۔ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 19 (2) کے تحت اس ڈگری کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ فاضل ماتحت جج نے اس اعتراض کو مسترد کر دیا اور 10 اگست 1956 کے اپنے حکم کے مطابق فیصلہ سنایا کہ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 13 کے مطابق اس حکم نامے کو کم کیا جانا چاہئے۔ اس کے مطابق اس نے حکم نامے کے قرض کو کم کر دیا۔ اپیل پر مدراس ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے کہا کہ چونکہ رضامندی کے حکم نامے کے پاس ہونے سے پہلے سود کو کم کرنے کا قانونی حق پیش نہیں کیا گیا تھا، لہذا حتمی ڈگری کی کارروائی کے مرحلے میں حکم نامے کو کم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 19 (2) کا اطلاق صرف مذکورہ ایکٹ کے آغاز پر ادا کیے جانے والے قرضوں پر ہوتا ہے اور اس لیے حکم نامے کو کم کرنے کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ نتیجتاً اس نے ماتحت جج کے

حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور قرض کم کرنے کی درخواست خارج کر دی۔ لہٰذا موجودہ اپیل۔

درخواست گزار کے وکیل جناب اے وی وشوناتھ شاستری نے بنیادی ایکٹ کی دفعہ 19 (2) کے تحت اپیل گزار کے دعوے پر زور نہیں دیا، بلکہ اسے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت رکھا۔ انہوں نے ہمیں بنیادی ایکٹ کی متعلقہ توضیحات کے بارے میں بتایا، جس میں ان کے مطابق قانون سازی کی پالیسی کا انکشاف کیا گیا ہے، جو احکامات کی صداقت کو کمزور کرتی ہے اور ہم پر زور دیا کہ مذکورہ پالیسی کی روشنی میں بنیادی ایکٹ کی دفعہ 13 کی توضیحات کی جانچ پڑتال کے بعد، کہ بنیادی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد لیے گئے قرض کے حوالے سے دیا گیا حکم نامہ اس کے تحت کم کیا جا سکتا ہے۔

مدعا علیہ کے وکیل جناب پاٹھک نے بنیادی اور طریقہ کار کے درمیان فرق کیا ہے اور دلیل دی ہے کہ بنیادی ایکٹ مذکورہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد لئے گئے قرضوں کے سلسلے میں دیئے گئے احکامات کو کم کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتا ہے۔ اس سے جمع کیے گئے پیرنٹ ایکٹ کی عمومی اسکیم کو مختصر طور پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی ایکٹ کا بنیادی مقصد کسانوں کو راحت دینا تھا۔ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 3 (iii) میں "قرض" کی تعریف کی گئی ہے، چاہے وہ محفوظ ہو یا غیر محفوظ، کسان کی طرف سے واجب الادا نقد یا غیر محفوظ، چاہے وہ دیوانی یا ریونیو کورٹ کے حکم یا حکم کے تحت قابل ادائیگی ہو یا کسی اور طرح سے۔ یہ تعریف کافی پیچیدہ ہے۔ اس میں ایک کسان سے واجب الادا محفوظ، غیر محفوظ اور قانونی قرض لیا جاتا ہے۔ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 7 میں اعلان کیا گیا ہے کہ اس طرح بیان کردہ قرض کو مذکورہ ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے کم کیا جانا چاہئے۔ دفعہ 8 سال 1932 میں سے پہلے لئے گئے قرضوں کو کم کرنے کا طریقہ اور دفعہ 9، 1932 کے بعد لیکن 22 مارچ، 1938 سے پہلے لئے گئے قرضوں کو کم کرنے کا طریقہ فراہم کیا گیا ہے۔ اور سیکشن 13 بنیادی ایکٹ کے نفاذ کے بعد لئے گئے قرضوں کو کم کرنے سے متعلق ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے تحت دی جانے والی راحت قرض کی تاریخ

کے ساتھ مختلف ہوتی ہے جو اس بات پر منحصر ہے کہ آیا یہ مذکورہ تین مدتوں میں سے ایک یا دوسرے کے تحت آتا ہے یا نہیں۔ جبکہ ذیلی دفعہ 7، 8، 9 اور 13 قرض کو کم کرنے کے اصول فراہم کرتی ہیں، دفعہ 19 اسکیلنگ کے لئے مشینری فراہم کرتا ہے 1948 میں ترمیم شدہ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 19 میں کہا گیا ہے:

(1) اگر اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے کسی عدالت نے قرض کی ادائیگی کا ڈگری جاری کیا ہو تو وہ کسی بھی مدیون کی درخواست پر جو کسان ہے۔۔۔۔

اس حکم نامے پر اس ایکٹ کی توضیحات کا اطلاق کریں اور ضابطہ اختیار دیوانی، 1908 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، اس کے مطابق ڈگری میں ترمیم کریں گے یا اس طرح اطمینان کا اظہار کریں گے جیسا کہ معاملہ ہو:

ذیلی دفعہ (1) اور (2) کی دفعات ان معاملات پر بھی لاگو ہوں گی جہاں اس ایکٹ کے آغاز کے بعد عدالت نے اس طرح کے آغاز پر قابل ادائیگی قرض کی ادائیگی کے لئے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوسری شق 1948 کے ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ شامل کی گئی تھی۔ ترمیم سے پہلے اس سوال پر اختلاف تھا کہ آیا مذکورہ ایکٹ سے پہلے لئے گئے قرض کے سلسلے میں بنیادی ایکٹ کے آغاز کے بعد منظور کردہ ڈگری میں ترمیم کرنے میں دفعہ 19 (1) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (2) نے پوزیشن واضح کر دی اور اعلان کیا کہ ایسا کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا، مؤقف یہ ہے کہ حکم نامے کے قرضوں کے علاوہ دیگر قرضوں کے معاملے میں، قرض کے حوالے سے مناسب کارروائی میں اور پیرنٹ ایکٹ سے پہلے لیے گئے قرضوں کے حوالے سے احکامات کی صورت میں، چاہے وہ مذکورہ ایکٹ سے پہلے یا بعد میں کیے گئے ہوں، کم کرنے کے عمل کا سہارا لینا ہوگا۔ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 19 (1) یا (2) کے تحت درخواست دائر کر کے، جیسا بھی معاملہ ہو۔ لیکن سیکشن 19 اپنی واضح شرائط پر بنیادی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد قرضوں میں کمی کر کے حکم نامے میں ترمیم کے لئے درخواست دائر کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جیسا کہ جناب وشوناتھ شاستری نے کہا ہے، بنیادی

ایکٹ، کسی حد تک، فرمانوں کے تقدس کو مجروح کرتا ہے، لیکن اس کا مقصد قرضوں کے بوجھ تلے دبے کسانوں کو راحت دینے کے لیے مقنّنہ کی پالیسی کو نافذ کرنا ہے۔ لیکن عدالت، خاص طور پر اس قانون جیسے ضبطی کے اقدام کے معاملے میں، مقنّنہ کی فرضی پالیسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی اور کسانوں کو دی جانے والی راحت کا دائرہ وسیع نہیں کر سکتی۔ ریلیف کا دائرہ لازمی طور پر ایکٹ کے ذریعہ واضح طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعہ دیئے گئے تک محدود ہوگا۔ بنیادی ایکٹ کی دفعہ 19 کی ذیلی دفعات (1) اور (2) کے منصفانہ مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قانون ساز قانون کے نافذ ہونے کے بعد لیے گئے قرض کے حوالے سے جاری کردہ حکم نامے کو دوبارہ کھولنے کے لیے کوئی مشینری فراہم نہیں کرتی۔

اس مشکل کو محسوس کرتے ہوئے جناب وشوناتھ شاستری نے خود دفعہ 13 کی دفعات پر بھروسہ کیا اور دلیل دی کہ مذکورہ دفعہ بنیادی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد لیے گئے قرضوں کے معاملے میں ٹھوس راحت کے ساتھ ساتھ مذکورہ راحت دینے والی مشینری کے لئے بھی فراہم کرتی ہے۔ مذکورہ سیکشن میں لکھا ہے:

قرض کی وصولی کے لئے کسی بھی کارروائی میں، عدالت اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد کسان کے ذریعہ لئے گئے کسی بھی قرض پر واجب الادا تمام سود کو کم کرے گی، تاکہ سالانہ 6¼ فیصد کی حساب شدہ رقم سے زیادہ نہ ہو، سادہ سود......

حکومت نے نوٹیفکیشن کے ذریعے شرح سود کو 29 جولائی 1947 سے کم کر کے 5 فیصد سالانہ کر دیا۔ آیئے پیش کردہ دلائل کی روشنی میں اس دفعہ کی توضیحات کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

فاضل وکیل ہمیں بنیادی ایکٹ کی دفعہ 13 میں "قرض" کے بجائے "ڈگری قرض" کے الفاظ پڑھنے کے لئے کہتے ہیں، کیونکہ "قرض" کی تعریف ڈگری قرض لینے کے لئے کی گئی ہے، اور اس طرح پڑھنے سے، وہ دلیل دیتا ہے کہ کسی بھی کارروائی میں، جس میں ان کے مطابق، حتمی ڈگری کی درخواست شامل ہے، عدالت اس کے تحت مقرر

کردہ طریقہ کار میں تمام سود کو کم کرے گی . یہ مزید دلیل دی جاتی ہے کہ حتمی ڈگری کی کارروائی صرف ایک مقدمے میں کارروائی ہے اور، لہذا، ذیلی دفعہ میں "وصولی" کا لفظ قرض ڈگری کے تناظر میں مناسب ہے۔ اگر یہ دلیل قبول کرلی جائے تو یہ بنیادی ایکٹ کی پوری اسکیم میں خلل ڈالتی ہے۔ دفعہ 13 ان دفعات میں سے ایک ہے، یعنی ذیلی دفعہ 8، 9 اور 13، جو قرض کی وصولی کی کارروائی میں کمی کے اصولوں سے متعلق ہے۔ لیکن جہاں کسی حکم نامے میں ترمیم کی جانی ہے، وہاں ایکٹ میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ حکم نامے میں ترمیم کے لئے واضح طور پر فراہم کیا جائے۔ اگر مقنّنہ دفعہ 13 کے تحت آنے والے معاملات میں بھی احکامات میں ترمیم کا اہتمام کرنا چاہتی تھی تو وہ دفعہ 19 میں ایک اور مناسب شق شامل کرتی۔ اس طرح کی کسی شق کی عدم موجودگی اس ارادے کی نشاندہی کرتی ہے کہ دفعہ 13 کے تحت سمجھے گئے قرضوں کے معاملے میں مقنّنہ صرف ایک محدود راحت فراہم کرتی ہے جو اس کے تحت واضح طور پر فراہم کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ جہاں تک بنیادی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد احکامات کو دوبارہ کھولنے کا تعلق ہے، چاہے وہ مذکورہ ایکٹ سے پہلے یا بعد میں لیے گئے قرضوں کے سلسلے میں ہو، ان کے ساتھ سلوک کے طریقہ کار میں فرق کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا ہے۔ قانون سے پہلے لیے گئے قرضوں اور ایکٹ کے بعد لیے گئے قرضوں کے درمیان اس قانونی فرق کی ایک معقول وجہ معلوم کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ پہلے میں جب قرض لیا گیا تھا تو یہ ایکٹ موجود نہیں تھا اور چونکہ قرض دہندگان کو اس ایکٹ کی دفعات کا اندازہ نہیں تھا، لہذا انہیں سرسری مراعات دیا گیا تھا، لیکن جن کاشتکاروں نے بنیادی ایکٹ کے بعد کھلی آنکھوں سے قرض لیا تھا، انہیں اس سے انکار کر دیا گیا تھا۔ جبکہ پہلے میں، انہیں ایکٹ سے پہلے یا بعد میں مذکورہ قرضوں کے بارے میں کیے گئے احکامات کو دوبارہ کھولنے کی اجازت تھی، مؤخر الذکر میں وہ حکم جاری ہونے سے پہلے مناسب کارروائی میں ہی راحت کا دعوی کر سکتے تھے اور وہ بھی اس کے تحت فراہم کردہ سود کی شرح کے سلسلے میں محدود ریلیف تک محدود تھا . حکم ناموں کی دونوں اقسام کے ساتھ سلوک میں فرق دفعہ 19 کی ذیلی شق (2) کے ذریعہ بعد میں

ترمیم کے ذریعہ لایا گیا تھا۔فرق کی وجہ جو بھی ہو، ہم دفعہ 13 کے دائرہ کار کو تشبیہ کے ذریعے یا" آگے بڑھنا"اور" بازیابی" کے الفاظ کے معنی کو بڑھا کر نہیں بڑھا سکتے ہیں۔

بنیادی ایکٹ کی دفعہ 13.a پر انحصار گیا ہے جس میں لکھا ہے:

"اگر کوئی قرض کسی وجہ سے لیا جاتا ہے جو دفعہ 3 (2) میں بیان کیا گیا ہے لیکن شق (b) یا فقراء (c) کے نفاذ کے لئے ،قرض پر لاگو شرح سود وہ شرح ہوگی جو عدالت کے قانون، معاہدے یا ڈگری کے تحت اس پر لاگو ہوتی ہے جس کے تحت قرض پیدا ہوتا ہے یا دفعہ 13 کے تحت کسان پر لاگو شرح، جو بھی شرح کم ہو"۔

اس دفعہ کی بنیاد پر یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ذیلی دفعہ 13 اور 13.a ایک ہی موضوع سے متعلق ہیں جبکہ دفعہ 13 کا اطلاق ان کسانوں پر ہوتا ہے جنہوں نے بنیادی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد قرض لیا تھا۔ دفعہ 13.a ان افراد پر لاگو ہوتی ہے جو کسان ہوں گے لیکن ایکٹ کے بعد لیے گئے قرضوں کے سلسلے میں 3 دفعہ (2) کی فقراء (b) اور (c) کے لئے ،اور چونکہ دفعہ 13-A کا منصفانہ مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کا اطلاق ایکٹ کے بعد لئے گئے قرضوں کے سلسلے میں کیے گئے احکامات پر ہوتا ہے، اس کی معقول تشریح کی جانی چاہئے کہ دفعہ 13 کا اطلاق ایسے احکامات پر بھی ہوتا ہے۔ دوسری جانب مدعا علیہ کے وکیل پاٹھک کا کہنا ہے کہ سیکشن 13A کا اطلاق صرف قبل از ایکٹ قرضوں پر ہوتا ہے کیونکہ دفعہ 7 جس میں کہا گیا ہے کہ قرضوں کو کم کرنے کی اسکیم کا اطلاق صرف قبل از ایکٹ قرضوں پر ہوتا ہے اور اس کا واحد استثنیٰ دفعہ 13A ہے۔اس اپیل میں ایکٹ کی دفعہ 13A کی تشریح کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے اور ہم اس پر کوئی رائے ظاہر نہیں کریں گے۔

قانونی پوزیشن کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے اس طرح سیکشن 7، 8، 9 اور 13 مختلف حصوں کا ایک گروپ تشکیل دیتے ہیں جو مختلف حالات میں کسانوں کے ذریعہ لئے گئے قرضوں کو کم کرنے کے اصول فراہم کرتے ہیں۔ قرض کو اس کے سلسلے میں مناسب کارروائی میں کم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسے قرضوں کے معاملے میں جو ڈگریوں میں تبدیل

ہو چکے ہیں، دفعہ 19(1)اور(2)صرف بنیادی ایکٹ سے پہلے لیے گئے قرضوں کے سلسلے میں فرمان کو دوبارہ کھولنے کے لئے ایک خصوصی طریقہ کار مقرر کرتے ہیں۔ بنیادی ایکٹ نافذ ہونے کے بعد قرضوں کے حوالے سے کیے گئے احکامات کو دوبارہ کھولنے کا اہتمام نہیں کرتا ہے، اور قابل فہم وجوہات کی بنا پر ایسے احکامات کے سلسلے میں ریلیف خاص طور پر صرف شرح سود میں رعایت تک محدود ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ کا حکم صحیح ہے۔ نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے.

اپیل مسترد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document